فون نمبر ۴۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۶ امان ۱۳۴۴ہش، ۲ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ، ۶ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— ان دنوں عہدہ داران جماعت کا انتخاب ہو رہا ہے۔ زمیندارہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ انتخاب عہدہ داران کے ساتھ سیکرٹری زراعت کا بھی انتخاب فرماویں۔

ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

— خدام الاحمدیہ کے سال رواں کو شروع ہوئے ۴ ماہ گزر چکے ہیں۔ اس لحاظ سے تمام مجالس کو اپنے بجٹوں کے ایک تہائی حصہ کی ادائیگی کر دینی چاہیئے تھی مگر صورت حالات اس کے برعکس ہے اور بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور گزشتہ کمی کو پورا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

— مورخہ ۴ اپریل ۱۹۶۵ء کو تمام لجنات وسیع پیمانے پر اصلاح و ارشاد کے جلسے کریں اور ان میں تقسیم کرنے کے لئے لٹریچر مرکز سے منگوائیں۔ جلسہ کی رپورٹیں بھی بھجوائیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ مرکزیہ ربوہ)

— عزیزم مکرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ نام سلیمہ بشریٰ تجویز ہوا ہے۔ مولوی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کمزور ہے۔ احباب بچی اور اس کی والدہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

— حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ لکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان باللہ کے جب تک آثار ظاہر نہ ہوں ماننا نہ ماننا برابر ہے

حقیقی ایمان گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں

"یہ دھوکہ جو ان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مرض مختلف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے جیسے درد سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرض مستوی کہلاتی ہے۔ اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے۔ جیسے برص کا داغ ہوتا ہے۔ بظاہر اس کا کوئی دکھ یا درد محسوس نہیں ہوتا لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے ایک قسم کی مرض مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے۔ یا یہ کہ باپ دادا سے سنا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جب تک آثار ظاہر نہ ہوں ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا۔ مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کرے گا۔ یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائیگا کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے۔ پس اگر خدا تعالیٰ کو مان کر ایک پیسہ کے سنکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑ گیان کی کوتاہی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۳۱۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ مارچ ۶۵ء

اسلام اور تلوار

"نوائے وقت میں نپولین کے ایک مضمون کا ترجمہ "محمد عربی میری نظر میں" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں اس نے دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا ہے کہ "حضرت محمدؐ کی ذات ایک مرکز ثقل تھی۔ جس کی طرف لوگ کھچے چلے آتے تھے۔ ان کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔" (ایشیا ۲۸/۲/۶۵ ص۶)

نپولین کا یہ حوالہ نقل کر کے الفضل نے مودودی صاحب کا ایک حوالہ نقل کیا تھا جس میں محض اختصار کے نقطۂ نظر سے زائد عبارتیں چھوڑ دی گئی تھیں۔ مودودی صاحب کے اس حوالہ کو پیش کرنے کی غرض صرف یہ تھی کہ دکھایا جائے کہ نپولین تو یہ کہتا ہے کہ

"حضرت محمدؐ کی ذات ایک مرکز ثقل تھی جس کی طرف لوگ کھچے چلے آتے تھے۔ ان کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔" (ایضاً)

مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ آپؐ کی تعلیمات اور آپؐ کی ذاتی کشش کا لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا بلکہ آپؐ کو اس وقت کامیابی ہوئی جب آپؐ نے تلوار ہاتھ میں لی۔ جریدہ "ایشیا" کو اس پر اعتراض ہے اور اس نے شریفانہ عنوان "الفضل کی بوالفضولی" کے تحت مودودی صاحب کی کتاب الجہاد فی الاسلام کا طویل حوالہ نقل کر کے لکھا ہے:۔

"الجہاد فی الاسلام" کی یہ پوری عبارت پڑھ کر دیکھیے کہ اس میں سے کسی طرح یہ بات نکلتی ہے کہ نعوذ باللہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مرکز ثقل نہیں تھی۔ اور آپؐ کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ نہیں بنایا تھا۔ اگر یہ مطلب نہیں نکلتا اور یقیناً نہیں نکلتا تو پھر "الفضل" والوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے کہ کیا ان کے

ان ہتھکنڈوں سے معقول لوگ متاثر ہونے کی بجائے ان کے اخلاق سے متنفر نہ ہوں گے۔" (ایضاً)

الفضل تو صرف یہ دکھانا چاہتا ہے کہ مودودی صاحب کی نظر میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور تعلیمات تلوار کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھیں مثلاً سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سخت ترین مخالفین میں سے تھے تلوار کے بغیر ایمان نہیں لائے اور نہ تلوار کے خوف کے بغیر حق ان میں داخل ہوا سراسر افترا ہے اس کے برخلاف الفضل کا یہ دعوےٰ ہے کہ ایک شخص بھی تلوار کے خوف سے آج تک دنیا میں نیک نہیں بنا۔ اور آج تک تلوار یا جبر لوگوں کی طبیعت میں ذرا سا بھی تغیّر پیدا نہیں کر سکی خاص کر مذہبی عقیدہ تو جاہل سے جاہل شخص بھی جبر سے قبول نہیں کرتا اس لئے یہ اتہام ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے دلوں سے صدیوں کے زنگ اتارنے کے لئے تلوار سے کام لیا۔ اللہ تعالےٰ نے صاف صاف اس کی تردید کی ہے۔

لست علیھم بمصیطر

آپؐ ان لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تلوار سے یا جبر سے الٹی ضد پیدا ہوتی ہے۔ آپ اپنی مثال ہی لے لیجئے کیا مودودی صاحب نے قید و بند کی وجہ سے اپنی رائے تبدیل کی ہے یا آپ اور بھی اینٹھ گئے ہیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی اجازت سے محض دفاع کے لئے تلوار اٹھائی تھی۔ جب کفار تلوار سے اسلام کا نام و نشان مٹانا چاہتے تھے تو اشد مجبوری کی حالت میں مقابلہ کی اجازت دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ تلوار اٹھانے کی کوئی اور وجوہات بیان کرنا اسلام اور اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کے مترادف ہے اور اسلام کو ایک خونی دین ظاہر کرنا ہے۔

حیرت ہے کہ اسلام ہی نے آزادیٔ ضمیر کا اصول دنیا کو دیا اور اسلام کے پیرو کہلانے والے ہی جبر یہ اسلام کی تلقین اور تائید کر رہے ہیں۔ اور ایک سراسر استثنائی صورت کو اسلام کا اصل الاصول بیان کرتے ہیں۔ آج جب دنیا اسلامی تعلیمات کے قریب آ رہی ہے دنیا کو اسلام کا جبریہ تصور دینا اور بھی تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے نظریات پیش کرنے والے کے جسم میں کسی مستشرق کی روح سما گئی ہوئی ہے جو دنیا کو جو صلح و امن کی متلاشی ہے اسلام سے متنفر کرانا چاہتا ہے۔

ہم یہاں مودودی صاحب کا ایک ٹکڑا بغیر قطع و برید کے پیش کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ دنیا اس سے کیا نتیجہ نکال سکتی ہے۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں :۔

"عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔۔ اس فضا کو صاف کر دیا جس کے اندر کوئی اخلاقی تعلیم پنپ نہیں سکتی ان حکومتوں کے تختے الٹ دیئے جو حق کی دشمن اور باطل کی پشت پناہ تھیں ان بگڑیوں کا استیصال کر دیا جو دلوں کو نیکی و پرہیزگاری سے دور رکھتی تھیں۔ ان عادلانہ اخلاقی قوانین کو نافذ کیا جو آدمی کو حیوانات کے درجہ سے نکال کر انسان بنا دیتے ہیں اور پھر اسلام کو عملی پیکر میں پیش کر کے دنیا پر ثابت کر دیا کہ انسان کی اخلاقی و مادی اور روحانی ترقی کے لئے اس سے بہتر کوئی اور دستور عمل نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بناتا ہے اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا کوئی حصہ نہیں ہے حقیقت ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے۔ جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے اور تلوار کا کام قلبہ رانی۔ پہلے تلوار زمین کو نرم کرتی ہے تاکہ اس میں بیج کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے پھر تبلیغ بیج ڈال کر آبپاشی کرتی ہے تاکہ وہ پھل حاصل ہو جو اس باغبانی کا مقصود حقیقی ہے۔" (ایضاً)

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کئی بار لکھا ہے اصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب کو اسلام کے تعزیری قانون سے غلطی لگی ہے۔ یہ درست ہے کہ اسلام نے معاشرہ میں صفائی رکھنے کے لئے بعض سزائیں تجویز کی ہیں لیکن سزاؤں کا تعلق حکومت کے ساتھ ہے جو ملک میں امن کے قیام کی ذمہ وار ہوتی ہے اس کا تعلق تبلیغ اسلام کے ساتھ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار کیوں اٹھائی اس کا جواب قرآن کریم کی حسب ذیل آیہ کریمہ میں ملتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

"اذن للذین یقٰتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔۔ ۔۔۔۔ الخ

(سورہ حج ع۶)

وہ لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جا رہی ہے ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ (تعالیٰ) ان کی مدد پر قادر ہے"

ہم مودودی صاحب اور آپ کے دوستوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ مودودی صاحب کے نظریہ کہ صدیوں کے زنگ اتارنے اور غیر مسلموں کے ہاتھ سے عنانِ حکومت چھین کر صالحین کے ہاتھ میں دینے کے لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضؓ نے نعوذ باللہ تلوار اٹھائی تھی۔ قرآن کریم کی کسی صریح نص یا صرف اشارہ ہی سے ثابت کریں۔ ایسی صریح آیات اللہ کی موجودگی میں جو ہم نے اوپر نقل کی ہیں تلوار اٹھانے کی خود ساختہ وجوہات بیان کر کے پاک لوگوں پر الزام لگانا کتنی بے باکی اور بے دردی ہے۔

"اسلام نے تلوار اس وقت تک نہیں اٹھائی جب تک کہ سامنے تلوار نہیں دیکھی۔ قرآن شریف میں صاف طور پر لکھا ہے کہ جس قسم کے ہتھیاروں سے دشمن اسلام پر حملہ کرے اسی قسم کے ہتھیار استعمال کرو۔ مہدی کے بارہ میں کہتے ہیں کہ آ کر تلوار سے کام لے گا۔ یہ صحیح نہیں۔ اب تلوار کہاں ہے جو تلوار نکالی جاوے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی کامیاب جدوجہد

گرجاؤں میں تقاریر۔ تقسیم لٹریچر۔ گیارہ افراد کا قبولِ اسلام

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام

امریکہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ از اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۴ء

از مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن مقیم واشنگٹن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

مکرم چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب بنگالی ایتھنز (اوہایو) میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے متعلق ایک اجلاس میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں مسلم سن رائز اور احمدیہ گزٹ کے بارے میں بھی غور ہوا۔ عرصہ دوران رپورٹ میں احمدیہ گزٹ کے دو اشاعت شائع ہوئے۔ جن میں خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تراجم شائع کئے گئے۔ عرصہ قیام ایتھنز میں آپ کی ملاقات ایک وکیل ایک ڈاکٹر اور الیکٹرک کمپنی کے ایک افسر سے ہوئی۔ ان سب کو آپ نے کئی ایک کتب تحفۃً دیں۔

ایتھنز میں فضل عمر انسٹی ٹیوٹ کی ایک شاخ قائم کی گئی ہے۔ جس کے ناظم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب منیر پی۔ ایچ۔ ڈی ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف مقامی یونی ورسٹی میں فزکس کے پروفیسر بھی ہیں۔ اس ادارہ کے لئے تیس ایکڑ پر مشتمل سفید زمین بعوض ۵۰۰۰ ڈالر خرید لی گئی۔ اس زمین پر اس ادارے کی پہلی عمارت جو ورکشاپ کے طور پر استعمال ہوگی ۱۱۰۰ ڈالر کے خرچ سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس ادارے کے ساتھ ایک ہال اور ایک مسجد بنانے کی تجویز بھی زیرِ غور ہے اب تک اس ادارے پر جتنے اخراجات ہوئے ہیں۔ ان کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ذاتی طور پر برداشت کیا ہے۔ اور ادارے میں کچھ رقم پیشگی بطور قرض لگائی گئی ہے۔ جو اس ادارے میں تیار ہونے والی مصنوعات کے منافع سے واپس کی جائے گی۔ اس کی تکمیل کے لئے بہت سے مزید خرچ کی ضرورت ہے۔ جب اس کی تکمیل ہو جائے گی۔ تو علاوہ سائنسی تجربات اور مصنوعات کے اس کے منافع سے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے لٹریچر بھی طبع کیا جائے گا۔ جو امریکن لوگوں میں مفت تقسیم کیا جائے گا۔ اس ادارہ کی اب باقاعدہ منظوری لی جا چکی ہے۔ ایتھنز میں فضل عمر پریس کا قیام بھی پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ اس پریس کے ذریعہ ہمارا سہ ماہی رسالہ مسلم سن رائز۔ ماہانہ اخبار احمدیہ گزٹ اور ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات اور کتابچے چھپتے ہیں۔ جن کی مفت تقسیم امریکن عوام میں ہوتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس ادارے اور پریس کے استحکام سے امریکہ میں اسلام کی تبلیغ کو کافی مضبوط بنیادوں پر موثر طریقہ پر چلایا جا سکے گا۔ انشاء اللہ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا اس ادارے اور پریس میں برکت ڈالے اور جن مقاصد کے لئے ان کو قائم کیا گیا ہے۔ ان میں کامیابی بخشے۔ اسی طرح ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے لئے بھی دعا کی جائے۔ جن کی محنت شاقہ سے اس ادارے کا قیام عمل میں آیا ہے اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اسلام اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے آمین۔

عرصہ دوران رپورٹ میں ڈیس برگ میں مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں تمام جماعتوں کے صدر صاحبان۔ خدام الاحمدیہ انصار اور لجنہ کے عہدہ داران نے شرکت کی۔ اس مجلس شوریٰ کا مقصد امریکہ میں تبلیغ اسلام کو ترقی دینے کے ذرائع پر غور کرنا تھا۔ خدا کے فضل سے اجلاس کامیاب رہا۔ جماعت کے مالی تعلیمی۔ تربیتی واصلاحی اور تبلیغی امور پر بحث کی گئی۔ مجلس شوریٰ کے اجلاس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے مرکزی عہدہ داران کا ایک اجلاس بھی علیحدہ طور پر ہوا۔ جس میں مختلف جماعتوں کی مستورات نے شرکت کی۔ مہمان نوازی کے فرائض پٹس برگ مشن نے ادا کئے۔ اس اجلاس نے احباب میں ایک نئی روح پیدا کی ہے۔

عرصہ دوران رپورٹ میں ایک عیسائی عورت کے ساتھ خط و کتابت جاری رہی۔ اس عورت نے جماعت احمدیہ بورنیو کے مبلغ کو بھی خط لکھا۔ جس میں اسلام اور احمدیت پر بہت سے اعتراضات کئے گئے۔ مبلغ بورنیو نے وہ خط امریکہ مشن کو واپس بھجوا دیا۔ جس کے جواب میں اس عورت کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ اس سے پچھلے آٹھ ماہ سے خط و کتابت جاری ہے۔ اپنے آخری خط میں اس نے نئے اعتراضات نہیں کئے بلکہ اس کے خطوط کے جوابات دیئے جانے پر تعریف کی ہے۔ اسی طرح آپ کو ایک خط آسٹریلیا کے ایک دوست کی طرف سے آیا۔ جس میں اس نے اسلام پر لٹریچر مانگا تھا۔ اس کو لٹریچر بھجوایا گیا جس کے جواب میں اس کا شکریہ کا خط آیا۔

عرصہ دوران رپورٹ میں آپ پٹس برگ کی مقامی جماعت کے سابق صدر کے ساتھ اس کے ہمسائے کے پاس گئے جو زیرِ تبلیغ ہے۔ اس سے دو گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔ مزید مطالعہ کے لئے اس کو لٹریچر دیا گیا۔

دسمبر کے آخر میں آپ کو پیٹ درد کی شدید تکلیف ہوئی۔ جس کی وجہ سے آپ کو کئی مرتبہ ہسپتال جانا پڑا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے ہسپتال میں ڈاکٹروں نرسوں اور مریضوں میں اشتہارات تقسیم کئے۔ اسی بیماری کے دوران مقامی جماعت کے ممبران نے بڑے خلوص کا اظہار کیا۔ اور تیمارداری کا حق ادا کیا۔

شکاگو سرکل

اس حلقے کے انچارج مکرم شکر الٰہی صاحب ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ہر اتوار بعد دوپہر شکاگو مسجد میں مقررہ تبلیغی مضامین پر لیکچر دیئے۔ قریباً ہر مجلس میں غیر مسلم شامل ہوتے رہے۔ تقریروں کے بعد سوالات کے جوابات دیئے گئے اور اسلام پر لٹریچر پیش کیا گیا۔ ایک غیر از جماعت پاکستانی ڈاکٹر (جو شکاگو کے ایک ہسپتال میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں) اتوار کی مجالس میں شامل ہوتے رہے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی ایک کتب برائے مطالعہ دی گئیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ان پر اب حق واضح ہو گیا ہے اور وہ عنقریب جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں گے۔ یہ صاحب بڑے نیک فطرت اور مذہب میں دلچسپی لینے والے ہیں۔ پاکستانی طلباء جو یہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی اکثریت مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔

ایک ہندو ڈاکٹر بھی اس اجلاس میں شریک ہوئے انہیں اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ اور احمدیت کی ترقی سے روشناس کیا۔ اسی طرح ایک سکھ نوجوان جو انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں کئی بار مسجد میں آئے۔ انہیں اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے واقفیت دلائی گئی۔

ایک کالج اور ایک ہائی سکول میں طلبہ کی کلاسز میں اسلام کے متعلق لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ تقاریر کے بعد سوالات دریافت کئے گئے۔ ہر دو ادارہ جات کے استادوں نے پھر کسی وقت تقریر کرنے کی دعوت دی۔

آپ تین بار ملواکی۔ دو دفعہ میڈیسن ایک دفعہ پٹس برگ ایک دفعہ ڈیٹن اور تین دفعہ زائن سٹی تشریف لے گئے۔ ملواکی کی جماعت ایک عرصہ سے کمزور ہو چکی تھی۔ اس کی نئے سرے سے تنظیم کی۔ اب پھر بفضل خدا یہ جماعت ترقی کر رہی ہے اور مستعد ہو گئی ہے زائن سٹی میں کئی لوگوں سے واقفیت پیدا کی۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری دی۔ اسی شہر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اسلام کے حق میں خدا تعالےٰ کا نشان ظاہر ہوا تھا۔ جبکہ الیگزنڈر ڈوئی حضور کی پیشگوئی کے مطابق عذاب میں مبتلا ہوا۔ اور بے بسی کے عالم میں مر گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس شہر کے رہنے والوں کو بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

شکاگو کی مسجد قابلِ مرمت تھی۔ چند ممبران کی امداد سے مرمت پر بڑا وقت صرف کیا۔ سارا کام اپنے ہاتھ سے کیا جا رہا ہے شکاگو میں ایک بڑے ڈیپارٹمنٹ سٹور کے ایک افسر نے شام کے کھانے پر مدعو کیا۔ اس دعوت میں بیس کے قریب اور کاروباری لوگ بھی شریک تھے۔ اسی طرح ان سب کو اسلام کا پیغام دینے کا موقعہ ملا۔

ایک پاکستانی ڈاکٹر کے نکاح کا اعلان یہاں ایک بڑے ہوٹل میں کیا گیا۔ اس تقریب میں ۴۰ کے قریب دوسرے ڈاکٹر شامل ہوئے اس طرح ان سے واقفیت کا موقعہ ملا۔ یہ تعلقات انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ اعلیٰ طبقہ میں تبلیغ کے لئے ممد ثابت ہوں گے۔ طلباء میں سے ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس۔ چوہدری رشید احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ اور سید اکرم شاہ صاحب ہماری مجلس میں شامل ہوتے رہے۔

اور جماعتی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرے۔
۸ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

حلقہ ڈیٹن

اس حلقے کے انچارج مکرم میجر عبدالمجید صاحب ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ڈیٹن مسجد کی تکمیل کا کام بسرعت جاری ہے مقامی افرادِ جماعت بڑی قربانی دے کر رقم جمع کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک دوست عبدالقدیر صاحب نے مزید ایک ہزار ڈالر نقد دیا ہے یہی دوست مبلغ ۵۰۰۰ ڈالر پہلے اس فنڈ میں دے چکے ہیں۔ گویا وہ اب تک کل ۶۰۰۰ ڈالر دے چکے ہیں۔ یہ دوست امیر آدمی نہیں ہیں ساری عمر کی پونجی میں سے مسجد کی خاطر اتنی رقم دے دینا ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر ہمارے اس مخلص بھائی کے لئے دعا کریں۔ اس دوست کے علاوہ بھی دوسرے دوست اپنی طاقت سے بڑھ کر قربانی کر رہے ہیں۔ جو دعا کے مستحق ہیں۔ خدا کرے کہ ہم جلد ہی مسجد کی تکمیل کے قابل ہو جائیں۔

ڈیٹن مسجد کی بنیادیں کھڑی کرنیوالے ایک مخلص دوست برادرم ولی کریم وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ دوست ۱۹۳۵ء سے احمدی تھے اور ہمارے امریکہ مشن کے مخلص اور قدیم ترین ممبران میں سے تھے۔ آپ نے اپنا مکان جماعت کے نام وقف کر دیا اور مکان کے سامنے ایک زمین جو سفید پڑی ہوئی تھی وہ بھی وقف کر دی۔ اور خود ہی اس زمین پر مسجد بنانی شروع کی۔ اپنے ہاتھ سے مسجد کا بہت سا حصہ بنایا۔ آپ کو دمہ کی بیماری تھی جو بعد میں جان لیوا ثابت ہوئی۔ سانس کی تکلیف کے باوجود آپ اپنے ہاتھ سے مسجد کی تعمیر کرتے رہے۔ کام کے دوران میں جب سانس چڑھ جاتا تو بیٹھ کر سانس لے لیتے اور ٹھیک ہونے پر پھر کام شروع کر دیتے انہی کی قربانی اور ہمت تھی کہ ڈیٹن مسجد کا ایک حصہ تعمیر ہو گیا۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ وہ مزید ہزاروں ڈالر لگا کر اس مسجد کی تکمیل کریں مگر زندگی نے ساتھ نہ دیا اور وہ اللہ کو پیارے ہوئے۔ اب ڈیٹن مشن اس مسجد کی تکمیل میں کوشاں ہے۔ قارئین سے برادرم ولی کریم کے بلند درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ان کی وفات سے جماعت کو ایک عظیم نقصان ہوا ہے مگر ہم خدا کی رضا پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل پیدا کرے۔ آمین۔

مارمن فرقے کے دو لیڈر مشن میں آئے جن سے تبادلہ خیالات ہوا۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر دیا گیا۔ بعد میں علیحدہ طور پر فرقے کے ایک پادری صاحب مشن میں آئے ان سے اسلام پر بات چیت ہوئی۔ یہ فرقہ بڑی شدت سے حضرت عیسیٰؑ کی آمد کا منتظر ہے اور کہتا ہے کہ تقریباً ۹۰ فیصدی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ دنیا میں آنے کے دن قریب ہیں۔ پادری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی خوشخبری دی گئی اور مطالعہ کے لئے مزید لٹریچر دیا۔

سنسناٹی میں ایک خاتون ہمارا لٹریچر پڑھ کر مسلمان ہوئی ہیں وہ بڑے شوق سے نماز وغیرہ سیکھ رہی ہیں اور اسلام کے ساتھ اخلاص کا اظہار کرتی ہیں۔ اس عورت کا خاوند پہلے بڑا مخالف تھا مگر اب وہ خاموش ہو گیا ہے۔ اس عورت کی معرفت ہی بعض دوسرے لوگ بھی اسلام میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔

یونیورسٹی آف ڈیٹن میں طلباء کے ایک گروپ کو آپ نے خطاب کیا۔ اس تقریر کے بعد طلباء نے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے مزید شوق کا اظہار کیا۔

ہر اتوار کو پبلک اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے جن میں درس قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھی جاتی رہیں اور مختلف مضامین پر تقاریر ہوتی رہیں۔

مرکز کی ہدایات کے مطابق آپ نے کینیڈا کا دورہ کیا۔ جو پاکستانی احمدی دوست وہاں پر موجود ہیں ان سے رابطہ قائم کر کے کینیڈا میں تبلیغ کی ترقی پر غور کیا گیا۔ ٹورانٹو میں آپ نے بعض تعلیمی ادارہ جات کو بھی دیکھا۔ ناکس کالج کے ایک پروفیسر صاحب نے اسلام میں بہت دلچسپی لی۔ ان کے ساتھ بھی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے بہت سے سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ اسی طرح ایک بہت بڑی فرم کے انجینئر کے ساتھ ملاقات ہوئی اسے بھی اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

درخواستِ دعا

قارئین کرام سے امریکہ میں مقیم مبلغین کے لئے اور خاص طور پر اسلام کی جلد ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

قاضی کوکب صاحب کے "علمی جائزہ" کی حقیقت

(مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قاضی عبدالنبی صاحب کوکب نے جنوری ۶۴ء کے ترجمان القرآن کے پرچہ میں حدیث "لو عاش ابراهيم لكان صديقاً نبياً" کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا جس میں اس حدیث کو ضعیف اور ناقابلِ استشہاد ثابت کرنے کی انہوں نے کوشش کی تھی لیکن جب ان کے مضمون کا مکمل جواب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی طرف سے "الفرقان" میں شائع کیا گیا تو کوکب صاحب سال بھر کے لئے چپ ہو گئے۔ اور آج تک الفرقان کے دلائل کا جواب نہ لکھ سکے۔

اب کوکب صاحب نے جماعت احمدیہ کی پیشکردہ ایک دوسری دلیل پر فروری ۶۵ء کے ترجمان القرآن میں نئے رنگ میں اعتراضات پیش کئے ہیں ان کے مضمون کا عنوان ہے:۔
"قادیانیوں کے بعض دلائل کا علمی جائزہ"
اس مضمون میں انہوں نے ہمارے استدلال پر وہ اعتراض کئے ہیں اور تین چار مقامات پر جماعت کے علماء کو چیلنج کیا ہے کہ فلاں فلاں امر ثابت کرو۔ کوکب صاحب کے اعتراضات اور مطالبات کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

"(۱) ناقابلِ اعتبار اور بے سند اقوال و آثار کے کمزور ستونوں پر استدلال کی بظاہر اونچی اور پُرشکوہ عمارات اٹھانے کی ایک اور مثال قادیانی حضرات کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب ہونیوالے اس قول سے دلیل پکڑنا ہے جس میں مزعومہ طور پر یہ بتایا جاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے رسولِ اکرم صلعم کے لئے خاتم النبیین کے الفاظ تو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے مگر "لا نبي بعده" کے الفاظ کہنے سے منع فرمایا ہے۔

یہ ایک ایسا قول ہے جس کی کوئی سند سامنے نہیں لائی گئی یعنی یہ نہیں بتایا گیا کہ مذکورہ بالا قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کن راویوں کے ذریعہ سے منقول ہوا ہے۔ احادیث نبوی اور اقوالِ صحابہ کی روایت کا معاملہ کوئی کھیل نہیں ہے کہ جب جس کے جی میں آئے کوئی بات حضور کی طرف منسوب کر دے۔ ... قادیانی فضلاء اس قول کے سلسلے میں دو کتابوں کا نام پیش کرتے ہیں کسی تیسری کتاب کا نام پیش نہیں کیا گیا۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نہ تو وہ قول زیرِ بحث کی سند پیش کرتے ہیں اور نہ اس سے استدلال کا سلسلہ ہی ترک کرتے ہیں۔ ہمارا مدعا یہ بھی ہے کہ مطالبۂ سند کے اس واضح چیلنج کا قادیانی مؤلفین نے پہلے کوئی جواب نہیں دیا تو اب ہی اگر کوئی سند اس قول کی انہیں مل گئی ہو تو اسے منظرِ عام پر لے آئیں۔ جب تک اس کی سند پیش نہیں کی جاتی اسے ایک بے سند اور ناقابلِ استدلال قول قرار دینے کا اپنا علمی اور اصولی موقف برقرار رکھتے ہیں۔

(۲) علمی اصولوں سے ثابت نہ کر سکنے کے باوجود اگر آپ کو یونہی اصرار ہے کہ قول زیرِ بحث واقعی حضرت عائشہ کا قول ہے تو بھی سوال یہ ہے کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ کا عقیدہ یہ تھا کہ حضور کے بعد نبی آ سکتے ہیں؟

ہمارے نزدیک اِس (ممانعت) کی اصل وجہ یہ ہے کہ لا نبی بعدہٗ کے الفاظ سے حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ آنے کے متعلق بظاہر شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ جس طرح حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا اسی طرح پہلے ہو چکنے والے انبیاء میں سے بھی کوئی حضورؐ کے بعد ظہور پذیر نہیں ہو سکتا اس لئے بعض صحابہؓ نے عوام کو اس مسئلے کا حل یوں سمجھایا کہ وہ ایسے مواقع پر "لا نبی بعدہٗ" کے الفاظ کی بجائے خاتم الانبیاء کے الفاظ بولا کریں۔ حضرت عائشہؓ کے زمانے میں ایک دوسرے معروف صحابی (حضرت مغیرہؓ) نے بھی عوام کے لئے لا نبی بعدی کے فقرے سے ایک شبہ میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ محسوس کیا تھا اور وہ شبہ یہ تھا کہ کہیں اس فقرہ سے حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ آنے کا انکار نہ کر دیا جائے۔ اب ہم یہ کہتے ہیں کہ قادیانیوں کی طرف سے پیش کردہ قولِ عائشہؓ اور قولِ مغیرہؓ دونوں اتنی بات میں مشترک ہیں کہ ان میں کسی خاص وجہ کے پیش نظر "لا نبی بعدہٗ" کے الفاظ سے منع کیا گیا ہے۔ درِ منثور کے مؤلف نے ہر دو اقوال کو ایسی ترتیب سے درج کیا ہے جس سے گویا وہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ یہ دونوں قول ایک ہی سلسلے کی دو کڑیاں ہیں اور ان میں سے دوسرا پہلے کی تفسیر کر رہا ہے۔ دوسری کتاب تکملہ مجمع البحار کے مؤلف شیخ ابو طاہر تو قولِ زیرِ بحث کو لائے محض اس لئے ہیں کہ اس سے حضرت عیسیٰؑ کی آمدِ ثانی کے مسئلہ کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے اگر لا نبی بعدہٗ کہنے سے عوام کو روکا تو صرف حضرت عیسیٰؑ کی آمدِ ثانی

کا خیال مدّ نظر رکھتے ہوئے رد کا۔

(۳) "کیا قادیانی حضرات کسی صحابی کا کوئی ایک قول ایسا پیش کریں گے جس سے اُس مفہوم کی تائید ہوتی ہو جو مفہوم قولِ مذکور سے وہ خواہ مخواہ کھینچ تان کر نکالنا چاہتے ہیں؟

(۴) "کیا قادیانی حضرات کسی ایک ایسے مؤلف کا جس نے قول مذکور کو نقل کیا ہو کوئی ادنیٰ اشارہ ایسا بھی دکھائیں گے۔ جو اُن کی مزعومہ تفسیر کی تائید کرتا ہو؟

(۵) کیا قادیانی فضلاء کی طرف سے ایسی نوعیت کی کوئی ایک حدیث بھی پیش کی جائے گی جو خود حضرت عائشہ نے حضور سے سنی ہو اور جو حضرت عائشہ کے لئے اِس عقیدے کا امکان پیدا کر سکتی ہو جو یہ حضرات اُن کے سر تھوپ رہے ہیں؟"

خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ کوکب صاحب نے "قادیانی فضلاء" سے پانچ مطالبے کئے ہیں۔

(۱) حدیث کی سند پیش کرو؟

(۲) حضرت عائشہؓ کی ممانعت کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ کے مدّنظر نزولِ مسیح کا مسئلہ تھا کوئی اور وجہ ہو تو پیش کی جائے؟

(۳) کسی صحابی کا قول پیش کیا جائے جو جماعت احمدیہ کی پیش کردہ تشریح کے مطابق ہو؟

(۴) کسی ایسے مؤلف کا ایک حوالہ پیش کیا جائے جس نے قول عائشہؓ نقل کیا ہو اور اس نے جماعت احمدیہ کی تشریح کے مطابق تشریح کی ہو؟

(۵) حضرت عائشہؓ کی روایت کردہ کوئی ایسی حدیث پیش کی جائے۔ جو اِس عقیدے کا امکان پیدا کر سکتی ہو جو جماعت احمدیہ ان کی طرف منسوب کرتی ہے؟

پہلے مطالبے کا جواب

کوکب صاحب کے پہلے مطالبہ کا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کا محولہ بالا قول جماعت احمدیہ نے آج نہیں گھڑا اور نہ ہی حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جعلی طور پر تیار کر کے احادیث کی کتابوں میں شامل کیا گیا۔ احمدی علماء کا فرض صرف یہ ہے کہ اس قول کی سند اُن کتب سے ثابت کریں جن کی طرف اس حوالہ کو منسوب کرنے کے وہ مدعی ہیں۔ اگر وہ سندات نہ پیش کر سکیں تو کوکب صاحب حق بجانب ہیں۔ لیکن اگر یہ قول اُن کتب میں پایا جائے تو اِس قول کو بے سند کہنے والے خود بے سند ثابت ہوتے ہیں۔ اور واقعات اور حقائق کو جھٹلانے والے قرار دیئے جانے کے قابل ہیں۔

کوکب صاحب! ہمارے پاس اِس قول کی تین سندات ہیں۔ لیجئے ہم ان کو پیش کرتے ہیں۔

پہلی سند

(۱) "واخرج ابن ابی شیبۃ عن عائشۃؓ قالت قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ"

(درِ منثورہ صـ۲۰۴)

ترجمہ:- "ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا کہ آنحضرت صلعم کے متعلق یہ تو کہو کہ آپ خاتم النبیین ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد نبی نہ ہوگا۔"

(۲) "وعن عائشۃؓ قولوا انہٗ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔"

(تکملہ مجمع البحار صـ۸۵)

ترجمہ:- "حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور کو خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ نہ کہنا کہ آپ کے بعد نبی کوئی نہیں۔"

(۳) حضرت صدیقہؓ کا یہی ارشاد ابن قتیبہؒ نے تاویل الاحادیث میں بھی روایت کیا ہے (ملاحظہ ہو "کتابچہ ختم نبوت کامل" صـ۱۱) مصنفہ مولوی محمد شفیع صاحب سابق مفتی دیوبند۔

ان تین حوالہ جات کے علاوہ خود یہ حوالہ مصنف ابوبکر عبداللہ ابن ابی شیبہؒ میں بھی موجود ہے۔ آپ ان چاروں کتابوں میں یہ حوالہ پائیں گے خواہ مصری مطبوعہ ہوں۔ یا ہندوستان یا اسلامی دنیا کے کسی اور مطبع میں چھاپی گئی ہوں۔

باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ یہ حوالہ جعلی اور من گھڑت ہے تو اِس کا جواب یہ ہے کہ ہم ان اماموں اور بزرگوں کو اس بات سے بالاتر قرار دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صدیقہؓ پر بہتان باندھا ہو۔ اس کا حل یہ ہے کہ حدیث "اَلْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ" کے مطابق اگر آپ اِتنے ائمہ کی روایت کو جھوٹا تسلیم کرتے ہیں تو آپ حلف اٹھائیں۔ "کہ خدا کی قسم یہ حوالہ حضرت عائشہؓ کی طرف ان بزرگوں نے بطور افتراء منسوب کیا ہے اور اگر یہ افتراء نہیں تو خدا تعالیٰ مجھ پر لعنت کرے" (ویدہ باید) اگر آپ کو اس کے بے سند اور جھوٹا ہونے پر کامل یقین ہے تو امید ہے آپ ہمارے اس چیلنج کو قبول کریں گے؟

کوکب صاحب! نعوذ باللہ اگر آپ کے نزدیک یہ حوالہ جعلی اور من گھڑت ہے تو اُس کے بنانے والے احمدی فضلاء نہیں ہیں۔ بلکہ بات دور تک چلی جائے گی۔ اور علامہ سیوطیؒ کے متعلق جنہوں نے دسویں صدی میں اس حوالہ کو پیش کیا۔ اور جن کی کتاب "دُرِّ منثور" کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:-

"کتاب درِّ منثور شیخ جلال الدین سیوطی جامع ہمہ است۔"

(عجالہ نافعہ)

کہ دُرِّ منثور تمام تفاسیر کی کتب کی جامع ہے۔

نیز علامہ محمد طاہرؒ گجراتی جنہوں نے گیارہویں صدی میں یہ حوالہ پیش کیا۔ جن کی کتاب "تکملہ" کے متعلق شاہ عبدالعزیز دہلویؒ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"مجمع البحار شرح محمد طاہرؒ در تحقیق جمیع کتب حدیث یعنی طبقات اربعہ مذکورہ کافی است۔"

کہ یہ کتاب کتب حدیث کی تحقیق کے لئے کافی ہے۔ (عجالہ نافعہ)

نیز علامہ ابن قتیبہؒ کے متعلق جنہوں نے تاویل الاحادیث میں اس قول کو پیش کیا اور اور محدث ابن شیبہؒ کے متعلق جنہوں نے تیسری صدی میں اس حوالہ کو پیش کیا۔ کہنا پڑے گا کہ ان تمام محدثین نے ایک غلط حوالہ اور بے سند قول اپنی کتابوں میں درج کر دیا۔ اور اس کے متعلق یہ نہ لکھا کہ یہ بے سند قول ہے۔ حالانکہ یہ محدثین علم حدیث میں بال کی کھال ادھیڑنے والے تھے۔ وہ اس قول کو معتبر جانتے ہوئے استشہاد پیش کرتے گئے۔ اور ان چار محدثین کے علاوہ بھی چودہ صدیوں میں اسلامی دنیا میں کوئی ایسا محدث پیدا نہ ہوا جو اس قول کو بے سند قرار دیتا۔ ہمارا کوکب صاحب سے دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ سے پہلے کسی محدث کا نام پیش کریں جنہوں نے اس قول کو جعلی اور بے سند قرار دیا ہو۔ ورنہ ان اماموں کے مقابل پر ہم کوکب صاحب کے قول کو پرِ کاہ کی وقعت نہیں دیتے۔

اگر محدث ابن ابی شیبہ سے غلطی ہوئی تھی کہ بے سند قول درج کر دیا تو علامہ سیوطی اس کو نقل نہ کرتے۔ اور اگر علامہ سیوطی نے ایک غلطی کی تھی تو دوسری غلطی یہ نہ کرتے کہ اس قول کی تائید و تفسیر میں دوسرے صحابی کا قول ذکر کر دیا۔ اور اگر علامہ سیوطی سے غلطی ہوئی تھی تو علامہ گجراتی محمد طاہرؒ اس قول کو بطور استشہاد پیش نہ کرتے اور اگر اُن سے بھی غلطی ہوئی تھی تو ابن قتیبہؒ اس قول کو نقل نہ کرتے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان چار اماموں نے اس قول کو با سند اور صحیح سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں کی۔ بلکہ وہ لوگ غلطی خوردہ ہیں جو حضرت صدیقہؓ کے ارشاد کو بے سند سمجھتے ہیں۔

حق بر زبان جاری

طُرفہ یہ ہے کہ اوپر کوکب صاحب اس قول کو بے سند قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور ادھر اپنے اس مضمون میں تسلیم کرتے ہیں کہ علامہ سیوطی نے حضرت عائشہؓ کے قول کو نقل کرنے کے بعد حضرت مغیرہؓ کا قول "دُرِّ منثور" میں اس لئے نقل کیا ہے تاکہ حضرت عائشہ کے قول کی تشریح ہو جائے۔ سبحان اللہ علامہ سیوطی کو اس قول کے سچا اور قطعی ہونے پر اتنا یقین ہے کہ انہوں نے اس کی تائید میں اور اس کی تفسیر میں دوسرے صحابیؓ کے قول کو بطور گواہ پیش کیا۔ اور کوکب صاحب کا قلم بھی اس امر کو تسلیم کر چکا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"دُرِّ منثور کے مؤلف نے ہر دو اقوال (قولِ عائشہؓ و مغیرہؓ) کو ایسی ترتیب سے درج کیا ہے۔ گویا وہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ یہ دونوں قول ایک ہی سلسلے کی دو کڑیاں ہیں اور ان میں سے دوسرا پہلے کی تفسیر کر رہا ہے۔"

یہ سب کچھ لکھنے کے باوجود کوکب صاحب ہم پر طعن کرتے ہیں کہ

"قادیانیوں کے دلائل ناقابلِ اعتبار اور بے سند ہوتے ہیں۔"

ان تمام امور کے باوجود ہم کوکب صاحب کی نظر اس امر کی طرف بھی منعطف کراتے ہیں کہ بعض احادیث ایسی قطعی اور صحیح اور مشہور ہوتی ہیں جن کی سند کی تحقیق کی بھی ضرورت نہیں ہوتی اور تمام مسلمان ان کو سچا اور صحیح جانتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث

"لولاک لما خلقتُ الافلاک"

گو اس حدیثِ مشہورہ کو صحیح اور سچا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن آج تک کسی نے اس کی سند کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس کی سند وغیرہ کے متعلق موضوعات ملا علی القاریؒ وغیرہ فنِ حدیث کی کتب میں جو کچھ درج ہے اُس سے کوکب صاحب بخوبی واقف ہوں گے۔ لیکن کوئی ایسا مسلمان ہے جو اس کے مضمون کو جھوٹا قرار دے سکے۔

ہمارا کوکب صاحب سے تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ ایسی احادیث کو یا جھوٹا تسلیم کریں (اپنے قاعدہ کے مطابق) یا اس کے رواۃ کے نام پیش کریں۔ اور اس کی سند بیان کریں۔ لیکن اپنا تو ایمان ہے اگرچہ اس کی کہیں بھی سند نہ ملے لیکن مسلمانوں کے سینوں میں یہ حدیث اتنی مشہور اور محفوظ ہے کہ اس کے مفہوم میں کلام کرنا بھی ناجائز ہے۔

(باقی)

جماعتِ احمدیہ ڈیرہ غازیخان کا کامیاب سالانہ جلسہ

بزرگانِ سلسلہ اور علمائے کرام کی اہم تقاریر

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں کا سالانہ جلسہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق میلہ اسپاں کے موقعہ پر مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ فروری ۱۹۶۵ء کو احمدیہ جلسہ گاہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ہماری درخواست پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد بھی تشریف لائے۔ آپ کے علاوہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا۔ مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت مکرم مولوی سید احمد علی شاہ صاحب مربی انچارج ضلع سیالکوٹ۔ مکرم مولوی عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ ضلع ملتان۔ مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی انچارج ضلع ڈیرہ غازی خاں و مظفر گڑھ۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم اور مکرم مولوی عبد الواحد صاحب معلم حلقہ مقامی نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔

علماء کرام نے توحید باری تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات۔ زندہ مذہب۔ ظہور امام مہدی علیہ السلام غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی نمایاں تبلیغی مساعی اور ان کے مبارک نتائج اور پادریوں کا اعترافِ شکست اور جماعت احمدیہ کے عقائد پر مفصل روشنی ڈالی۔ کل چھ اجلاس منعقد ہوئے۔ غیر احمدی احباب بھی روزانہ اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے۔ مورخہ ۲۶ فروری کو خطبہ جمعہ مکرم جناب مولانا شمس صاحب نے پڑھا اور جماعت کو تبلیغی اور تربیتی ہدایات سے نوازا۔ جلسہ میں کریم بخش بوٹس کملہ، مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم اور مکرم میاں عبد الرحمٰن صاحب نے نظموں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ جلسہ میں ضلع ڈیرہ غازیخان کی جماعتوں کے علاوہ ضلع مظفر گڑھ۔ اوچ شریف کے احباب بھی شریک ہوئے۔ مستورات بھی کثیر تعداد میں مختلف مقامات سے تشریف لائیں۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ خوبصورت سائبان۔ جھنڈیوں۔ قمقموں اور گملوں سے مزین کیا گیا تھا۔ تبلیغی اور تربیتی چارٹ آویزاں کئے گئے تھے۔ معزز مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے خاطر خواہ طور پر سرانجام دیا۔

احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں آئندہ بھی ایسے تربیتی و تبلیغی اصلاحی جلسے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار میاں خیر محمد نائب امیر جماعتہائے احمدیہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں)

ایک نوجوان کی حادثہ میں وفات

میرا چھوٹا بھائی عزیز لیاقت علی متعلم گورنمنٹ کالج لاہور مورخہ ۲/۲/۶۵ کو کشتی کے حادثہ میں دریائے راوی میں ڈوب گیا۔ اور اُس کی نعش تاحال دستیاب نہیں ہو سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز لیاقت علی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور اُس کے پسماندگان خصوصاً والدہ صاحبہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار۔ احمد علی گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ لاہور)

درخواستِ دُعا

خاکسار بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ نیز محکمانہ ترقی کی راہ میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں پریشانیوں کے دور ہونے اور محکمانہ ترقی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز میرے بیوی بچوں کی درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ خلافت حسین ۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور)

فدیہ رمضان کی تیسری فہرست

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ ناظر خدمت درویشان

رمضان المبارک میں جن بھائی اور بہنوں کی طرف سے فدیہ رمضان کی رقوم نظارت خدمت درویشاں میں وصول ہوتی رہی ہیں۔ اُن کی دو فہرستیں قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب تیسری (آخری) فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اصحاب کی پیشکش کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کے بہترین اجر سے نوازے۔ (مرزا ناصر احمد)

ناظر خدمت درویشان

(قسط نمبر ۱)

نمبر	نام	رقم
۱	حکیم انور حسین صاحب دواخانہ دار المشفاء خانیوال	۲۰ ـ ۰۰ روپے
۲	چوہدری غلام رسول صاحب گوٹھ غلام رسول ضلع میرپور خاص	۳۰ ـ ۰۰ "
۳	ڈاکٹر میجر معراج الحق خاں صاحب کراچی منجانب خود و بیگم صاحبہ	۶۰ ـ ۰۰ "
۴	راجہ علی محمد صاحب پنشنر ای۔ اے۔ سی گجرات	۳۵ ـ ۰۰ "
۵	" " " منجانب دختر خود	۳۰ ـ ۰۰ "
۶	سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبد الحمید خاں صاحب کوئٹہ	۱۵ ـ ۰۰ "
۷	حکیم سید پیر احمد صاحب محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ	۲۰ ـ ۰۰ "
۸	مہتاب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری اللہ دتا صاحب محلہ حمزہ غوث سیالکوٹ	۱۵ ـ ۰۰ "
۹	چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ ہمبرگ جرمنی معہ بیگم صاحبہ	۵۰ ـ ۰۰ "
۱۰	مسز چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور	۳۰ ـ ۰۰ "
۱۱	والدہ صاحبہ ڈاکٹر منیر احمد خاں صاحب چک ۶۵/پ ضلع رحیم یار خاں	۳۰ ـ ۰۰ "
۱۲	سیدہ ممتاز جہاں صاحبہ اہلیہ ابو ظفر حنیف صاحب بہاولپور	۱۰ ـ ۰۰ "
۱۳	سلطانہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی حکیم محمد عبد العزیز صاحب گولبازار ربوہ	۱۰ ـ ۰۰ "
۱۴	مہر اللہ دتہ صاحب لائل پور برائے افطاری رمضان	۵۰ ـ ۰۰ "
۱۵	بشریٰ ربانی صاحبہ بنت قاضی عطاء اللہ صاحب لاہور	۲۵ ـ ۰۰ "
۱۶	اہلیہ صاحبہ ملک منیر احمد صاحب فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ	۲۰ ـ ۰۰ "
۱۷	والدہ صاحبہ چوہدری مبارک احمد صاحب چک ۱۰۴ جنوبی سرگودھا	۲۰ ـ ۰۰ "
۱۸	بیگم صاحبہ " " " "	۲۰ ـ ۰۰ "
۱۹	اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ڈپٹی لوکل آڈٹ آفس ملتان چھاؤنی	۱۰ ـ ۰۰ "
۲۰	عبد القیوم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ محمد شین محلہ ۳ جہلم	۳۰ ـ ۰۰ "
۲۱	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰ ـ ۰۰ "
۲۲	اہلیہ صاحبہ صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ربوہ	۱۰ ـ ۰۰ "
۲۳	امتہ الحفیظ اختر صاحبہ ربوہ	۲۵ ـ ۰۰ "
۲۴	خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر	۴۰ ـ ۰۰ "
۲۵	خواجہ بشیر احمد صاحب چک ۵۸/ایم۔ ایل منڈی بھکر ضلع میانوالی	۱۵ ـ ۰۰ "
۲۶	شیخ محمد سعید صاحب گڑھی شاہو لاہور	۳۰ ـ ۰۰ "
۲۷	سید مقبول احمد شاہ صاحب سرہاری ضلع سانگھڑ منجانب والد صاحب مرحوم سید عبد الستار شاہ صاحب	۲۰ ـ ۰۰ "

(باقی)

جماعتِ احمدیہ کی چھیالیسویں (۴۶) مجلسِ مشاورت

۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۶-۲۷-۲۸ امان ۱۳۴۴ھش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• پیکنگ ۴ مارچ - صدر ایوب خان نے کل یہاں چینی رہنماؤں سے جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال بالخصوص مسئلہ کشمیر اور ویٹ نام پر بات چیت کی۔ یہ بات چیت تین گھنٹے تک جاری رہی۔ بعد میں پاکستان کے وزیر خارجہ نے بتایا کہ یہ بات چیت بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی اور اس کے دوران جنوب مشرقی ایشیا کے تمام مسائل زیر بحث آئے۔ دونوں ملکوں کے رہنماؤں نے بھارت کی فوجی قوت میں بے پناہ اضافے پر بھی غور کیا۔ اس کے علاوہ پاک چین تعلقات بھی زیر بحث آئے۔ فریقین نے اس یقین کا اظہار کیا کہ پاکستان اور چین کے تعلقات کی بنیاد باہمی اعتماد اور خیر سگالی کے جذبہ پر ہیں۔

• پیکنگ ۴ مارچ۔ پیکنگ کے اخبارات نے کل صدر ایوب کے شاندار استقبال کی خبریں نمایاں طور پر شائع کی ہیں۔ پیکنگ کے ہوائی اڈے پر ان کی آمد کے موقعہ کی تمام تصاویر صفحہ اول پر شائع ہوئی ہیں۔ پیپلز ڈیلی نے صدر شاؤسچی کی جانب سے صدر ایوب کے اعزاز میں ڈنر کی تقریبات کی پوری تفصیلات اور فوٹو شائع کئے ہیں۔

• کوالالمپور ۴ مارچ - ملایا کے روزنامہ "برتیا" نے اطلاع دی ہے کہ ملائشیا کی ریاست لانگر کے سلطان اور سلطانہ ماہ جولائی میں غیر ملکوں کا دورہ کریں گے آپ پاکستان بھی آئیں گے۔ سلطان کے دو لڑکے آج کل لاہور میں زیر تعلیم ہیں۔

• واشنگٹن ۴ مارچ۔ واشنگٹن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ نے انڈونیشیا کی امداد پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ [illegible]

• نئی دہلی ۴ مارچ - بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری نے کہا ہے کہ بھارتی آئین میں ہندی کو قومی زبان کی جو حیثیت حاصل ہے اسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور ملک کے لئے ایک قومی زبان کے طور پر اس کا نفاذ ناگزیر ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ مغربی ہند کے علاقے فی الحال انگریزی کا استعمال کرتے رہیں۔ وہ لوک سبھا میں صدر کی تقریر پر شکریہ کی قرارداد کے جواب میں اختتامی تقریر کر رہے تھے۔

مسٹر شاستری نے کہا پنڈت نہرو نے ہندی نہ بولنے والوں کو جو یقین دہانی کرائی تھی ہم اس پر خلوص سے عمل کریں گے اس لئے کہ قومی اتحاد بہر حال ہمیں عزیز ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ باہمی بات چیت کے ذریعہ طے کیا جا سکتا ہے تشدد سے نہیں۔

• لندن ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر مائیکل سٹیورٹ اپریل میں مشرقی یورپ کا دورہ کریں گے وہ یوگوسلاویہ چیکوسلاواکیہ اور پولینڈ جائیں گے اس دورے کا مقصد مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنا ہے ان کا دورہ ۱۸ اپریل کو شروع ہو گا۔

مسٹر سٹیورٹ کے دورے سے قبل روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو انگلستان کا دورہ کریں گے وہ ۱۶ مارچ کو لندن پہنچ رہے ہیں جہاں وہ ۲۰ مارچ تک قیام کریں گے وہ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن کے دورہ انگلستان کے انتظامات کے سلسلے میں بات چیت کریں گے۔

• نیویارک ۴ مارچ۔ امریکہ نے اقوام متحدہ کے فنی امداد کے پروگرام کے لئے ۶ کروڑ ڈالر دینے کی پیش کش کی ہے اس کا اعلان کل امریکہ کے مندوب مسٹر سٹیونسن نے کیا۔ سیکرٹری جنرل او تھانٹ نے بتایا کہ امریکہ کا رویہ خوشگوار ہو گیا ہے اور وہ یہ نہیں چاہتے کہ ترقیاتی پروگرام کو پس پشت ڈال دیا جائے۔

• واشنگٹن ۴ مارچ امریکہ کا ایک اٹلس راکٹ کل تجرباتی پرواز کرنے سے قبل پھٹ کر تباہ ہو گیا۔ راکٹ کی تباہی سے خوفناک دھماکہ ہوا۔ جس سے وہ چبوترہ گر گیا جس پر سے یہ راکٹ پرواز کرنے والا تھا۔ اس چبوترے کے تہ خانہ میں سائنسدانوں کی ایک جماعت موجود تھی جو ملبے میں دب گئی۔ اور خدشہ ہے کہ یہ تمام سائنسدان ہلاک ہو گئے ہیں۔

• واشنگٹن ۴ مارچ۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکی شمالی ویٹ نام پر حملہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔ انہوں نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ امریکہ جنوبی ویٹ نام کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدام کرے گا اس مقصد کے لئے اگر اس سے بھی سخت اقدام کرنا پڑا تو امریکہ گریز نہیں کرے گا۔

ترجمان نے کہا کہ شمالی ویٹ نام نے جنوبی ویٹ نام کے خلاف جارحانہ کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں جن سے جنوبی ویٹ نام کی سلامتی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور جنوبی ویٹ نام کا تحفظ امریکہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔

• بون ۴ مارچ۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے مغربی جرمنی کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے لیکن ابھی تک ان کے دورے کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی یہ بات مغربی جرمنی کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتائی۔ آپ مسٹر کوسیجن کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ابھی ان کے دورہ مغربی جرمنی کا کوئی پروگرام نہیں ہے ترجمان نے بتایا کہ یہ حقیقت ہے کہ ابھی ان کے دورے کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ لیکن انہوں نے توقع ظاہر کی کہ آپ جلد مغربی جرمنی کا دورہ کریں گے۔

نیروبی ۴ مارچ - مقامی پولیس کے ایک افسر نے اپنے ایک ساتھی کا بدلہ لینے کے لئے سات بے گناہ شہریوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ کینیا کے مجسٹریٹ مسٹر ہان کوکس نے بتایا ہے کہ گزشتہ ۷ ستمبر کو شہر کے شمال مشرقی علاقے میں کچھ شرپسندوں نے پولیس کے ایک افسر کو ہلاک کر دیا تھا اس پر پولیس کے دستے نے علاقے میں اندھا دھند گولیاں چلائیں۔ انہوں نے ایک دکان کے دروازے توڑ ڈالے اس میں سات افراد پولیس کی فائرنگ سے ڈر کر چھپے بیٹھے تھے۔ پولیس افسر نے انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔

مسٹر ہان کوکس کو کینیا کی حکومت نے اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ انہوں نے حکومت کو جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے "مجھے پورا یقین ہے کہ پولیس افسر کو اچھی طرح سے معلوم تھا کہ وہ جن لوگوں کو ہلاک کر رہا ہے وہ بے گناہ ہیں"۔

مجسٹریٹ نے پولیس کی کارروائی کو بہیمانہ۔ سفاکانہ اور مجرمانہ قرار دیتے ہوئے پولیس کا یہ دعویٰ غلط بتایا کہ وہ پولیس کی فائرنگ سے ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ انہیں کسی نامعلوم شخص نے قتل کیا ہے۔

• کراچی ۴ مارچ - پاکستان جو کبھی ایشیا میں مغربی بلاک کا سب سے بڑا حامی تصور کیا جاتا تھا اب ایک طاقتور اور مؤثر غیر جانبدار ملک کی حیثیت میں سامنے آ رہا ہے اور صدر ایوب خان نے ایشیا کے غیر جانبدار رہنما کی حیثیت میں پنڈت نہرو کی جگہ سنبھال لی ہے یہ بات برطانیہ کے آزاد خیال ریڈیو "بی بی سی" کے مبصر نے کل شام ایک تبصرے میں کہی۔ مبصر صدر ایوب کے دورہ چین پر اظہار خیال کر رہا تھا مبصر مسٹر رچرڈ ہیرس نے جو برطانیہ کے ممتاز روزنامہ ٹائمز میں بھی سیاسی تبصرے سپرد قلم کرتے ہیں کہا کہ صدر ایوب خان کے دورہ چین سے یہ بات عیاں ہے کہ گزشتہ دس سال کی نسبت آج پاکستان کی پالیسی میں واضح تبدیلی آ چکی ہے۔

• پیکنگ ۴ مارچ۔ امریکہ اور تھائی لینڈ کی فوجوں نے گوریلوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مشترکہ جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں ان مشقوں میں امریکی جنگی ماہرین بھی حصہ لے رہے ہیں

سلسلہ احمدیہ افراد کی تعداد پر نہیں بلکہ اخلاص پر قائم ہے

اگر منزل مقصود پر کامیابی سے پہنچنا چاہتے ہو تو اخلاص اور وفا کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ خدائی جماعتوں کی ترقی افراد کی تعداد کے ساتھ نہیں بلکہ اخلاص کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے فرماتے ہیں:۔

"میں بتا چکا ہوں کہ تدریجی طور پر جماعت کو قربانی کے میدان میں اب آگے سے آگے بڑھنا ہوگا۔ ذاتی طور پر مجھے اس بات کا قطعاً درد محسوس نہیں ہو سکتا کہ اگر ہماری جماعت موجودہ تعداد سے گھٹ کر آدھی رہ جائے یا چوتھا حصہ رہ جائے یا اس سے بھی زیادہ گر جائے کیونکہ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ مخلصین وہ کچھ کر سکتے ہیں جو تعداد نہیں کر سکتی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسے ذرائع بتائے ہوئے ہیں۔ کہ جن کے ماتحت چند آدمیوں کے ذریعہ بھی ساری دنیا میں اسلام قائم کیا جا سکتا ہے لیکن ان ذرائع کو استعمال کرنے کے اوقات ہوتے ہیں۔ خدا نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کہا کہ تجھے اور تیری قوم کو کنعان کی حکومت دی جاتی ہے بنی اسرائیل نے آگے سے کہہ دیا اذھب انت وربك فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون جا موسےٰ تو اور تیرا رب لڑتے پھرو۔ جب فتح ہو جائے گی تو ہم بھی شامل ہو جائیں گے اس وقت تک تو ہم یہیں بیٹھے ہیں موسےٰ اور اس کا خدا اکیلے رہ گئے مگر باوجود اس کے کنعان پھر بھی فتح ہوا۔ اور کنعان پر تیرہ سو سال تک بنی اسرائیل نے حکومت کی حضرت مسیح علیہ السلام کو جب صلیب کا واقعہ پیش آیا حواری سب بھاگ گئے بلکہ ایک حواری نے تو آپ پر لعنت بھی کی اور کہا میں نہیں جانتا یہ کون ہے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر کیا عیسائیت دنیا میں نہیں پھیلی۔ کیا وہ یونہی رک کر رہ گئی۔ پس میں اس یقین پر قائم ہوں اور سمجھتا ہوں کہ جو شخص اس یقین پر قائم رہے گا وہی اپنے ایمان کو سلامت لے کر نکلے گا کہ سلسلہ افراد کی تعداد پر قائم نہیں۔ بلکہ اخلاص پر قائم ہے

جس شخص کے دل میں یہ خیال ہو کہ ہر گندی چیز کو ہم سمیٹیں اور رکھ لیں وہ نہ سلسلہ کی خدمت کر سکتا ہے اور نہ سلسلہ کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے

میرا مطلب یہ نہیں کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے جس کو خدا تمہارے پاس بھیجے اس کو نکالو یہ خود ایک بھاری گناہ اور عذاب کا موجب ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پوری وضاحت و دلائل کے بعد اپنے آپ کو اسلام کیلئے مفید بنانے کے لئے تیار نہیں تو وہ اپنے آپ کو سلسلہ سے آپ نکالتا ہے تم اسے نہیں نکالتے ایک کمزور اور ناطاقت جس میں چلنے کی طاقت نہیں اگر تم اسے دیکھو تو تمہارا کام ہے کہ اسے اٹھاؤ اور لے چلو۔ ایک ناواقف اور جاہل جسے کوئی علم نہیں اگر وہ تمہارے پاس آتا ہے تو تمہارا کام ہے کہ اسے بتاؤ اور اپنے ساتھ شامل کرو مگر ایک واقف اور آگاہ شخص جو ٹانگیں رکھتے ہوئے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے

انا ھٰھنا قاعدون

تمہارا فرض ہے کہ تم اسے سلام کر کے کہہ دو آج سے ہم اور تم الگ، ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ جب تمہارے نفس میں اس رنگ میں خدا پر توکل قائم ہوگا تب دنیا میں کامیابی حاصل کر سکو گے اور جب تم اپنے آپ کو دیوانگی کے مقام پر کھڑا کر لیتے ہو تب تم منزل مقصود پر بھی کامیابی کے ساتھ پہنچ سکتے ہو"

(الفضل ۱۹ ستمبر ۳۶ء ۱۹)

کانووکیشن تعلیم الاسلام کالج

تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات بروز اتوار صبح مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے

۱۹۶۴ء میں بی اے / بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلبہ ایک روز قبل یہاں پہنچ کر شام کو ریہرسل میں شامل ہوں۔ گاؤن اور ہڈ یونیورسٹی ٹیلرز کے نمائندے سے مل سکیں گے جو یہاں موجود ہوگا۔ (پرنسپل)

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاددہانی

آئندہ سہ سالہ انتخابات کی رپورٹیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ مارچ ۶۵ء مقرر ہے مقررہ میعاد ختم ہونے میں بہت کم عرصہ باقی رہ گیا ہے مگر اب تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے انتخاب سے متعلق رپورٹ آئی ہے لہذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے انتخابات مقررہ میعاد کے اندر اندر کروا کر دفتر نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ امراء اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ اس امر کی نگرانی کا انتظام فرما دیں کہ ان کے حلقہ کی جماعتوں کے انتخابات ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔

انتخابات کی رپورٹیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

۱۔ منتخب شدہ عہدیداروں میں جو اصحاب موصی ہوں ان کے وصیت نمبر درج کئے جائیں۔ اور غیر موصیوں کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق عدم بقایا کے متعلق شامل کی جاوے

۲۔ رپورٹ انتخاب پر دو ایسے احباب کی تصدیق بھی کروائی جاوے جو اجلاس انتخاب میں شامل رہے ہوں مگر کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔

۳۔ عہدیداروں کے مکمل پتہ جات دیئے جائیں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

حق رائے دہندگی برائے انتخاب عہدیداران کے متعلق ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے آئندہ سہ سالہ تقرر کے لئے آج کل انتخابات ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی جماعت کے انتخابات میں رائے دینے کا حق صرف ان افراد کو ہوگا جن کا نام جماعت متعلقہ کے منظور شدہ بجٹ میں بطور چندہ دہندگان درج ہوگا۔ اختلاف کی صورت میں کہ آیا کسی دوست کا نام متعلقہ جماعت کے بجٹ میں ہے یا نہیں ناظر صاحب بیت المال کے فیصلہ پر عمل کیا جائے گا۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

امراء و صدر صاحبان سے ضروری گزارش

ابھی تک بعض مجالس انصار اللہ میں زعیم انصار اللہ کا انتخاب نہیں ہوا حالانکہ پہلے عہدیداران کی میعاد گزشتہ دسمبر میں ختم ہو چکی ہے زعماء کے انتخابات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ناظمین اضلاع کے انتخابات رکے ہوئے ہیں اس اعلان کے ذریعہ امراء کرام و صدر صاحبان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اگر انہوں نے ابھی تک اپنے ہاں کی مجلس میں انتخاب نہیں کروایا ہو تو از راہ کرم فوری طور پر زعیم کا انتخاب کروا کے صدر محترم کی منظوری کے لئے اپنی سفارش کے ساتھ مرکز میں جلد بھجوا دیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لاہور میں اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عباد اللہ گیانی۔ منیجر الفضل)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق پیٹ میں رسولی ہے جس کا آج گنگا رام ہسپتال

اعلان برائے توجہ و تعمیل مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کی اشاعت کے متعلق مجلس افتاء کا فیصلہ اخبار الفضل مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکا ہے

مربیان سلسلہ اس پر احباب جماعت ہائے احمدیہ کو پوری طرح عمل کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور دلاتے رہیں۔ اور اپنی رپورٹوں میں اس کی تعمیل کا ذکر کرتے رہیں نیز جب دورہ پر جائیں تو اس کا جائزہ بھی لیتے رہیں

(ناظر اصلاح وارشاد)

(حسبِ ڈی نمبر ایل ۵۲۵۴)